وتنشئة الأولاد في البادية، ليمرحوا في كنف الطبيعة، ويستمتعوا بجوها الطلق وسعاعها المرسل، أدنى إلى تزكية الفطرة، وإنماء الأعضاء والمشاعر، وإطلاق الأفكار والعواطف.

إنها لتعاسة أن يعيش أولادنا في شقق ضيقة من بيوت متلاصقة كأنها علب أغلقت على من فيها، وحرمتهم لذة التنفس العميق والهواء المنعش.

ولا شك ان اضطراب الأعصاب الذي قارن الحضارة الحديثة يعود ـ فيما يعود إليه ـ إلى البعد عن الطبيعة، والإغراق في التصنع. ونحن نقدر لأهل مكة اتجاههم إلى البادية لتكون عرصاتها الفساح مدارج طفولتهم. وكثير من علماء التربية يود لو تكون الطبيعة هي المعهد الأول للطفل حتى تتسق مداركه مع حقائق الكون الذي وجد فيه. ويبدو أن هذا حلم عسر التحقيق.

شق الصدر

مكث "محمد" ﷺ في مضارب "بني سعد" خمس سنوات، صح فيها بدنه واطرد نماؤه، وهذه السنوات الخمس هي عمر الطفل. فلا ينتظر أن يقع فيها شيء يذكر. غير أن السنن الصحاح سجلت في هذه الفترة ما عرف بعد بحادث "شق الصدر".

عن أنس أن رسول الله ﷺ أتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان فأخذه، فصرعه، فشق عن قلبه، فاستخرجه فاستخرج منه علقة، فقال: هذا حظ الشيطان منك، ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم، ثم لأمه، ثم أعاده إلى مكانه. وجاء الغلمان يسعون إلى أمه ـ يعني مرضعته ـ أن محمداً قد قتل. فاستقبلوه، وهو منتقع اللون[1].

وهذه القصة التي روعت حليمة وزوجها، ومحمد مسترضع فيهم، نجدها قد تكررت مرة أخرى ومحمد ﷺ رسول جاوز الخمسين من عمره. فعن مالك بن صعصعة أن رسول الله ﷺ حدثهم عن ليلة أسرى به قال: بينا أنا في الحطيم ـ وربما قال في الحجر ـ مضطجع بين النائم واليقظان أتاني آت، فشق ما بين هذه إلى هذه ـ يعني ثغرة نحره إلى شعرته ـ قال: فاستخرج قلبي، ثم أتيت بطست من ذهب مملوء إيمانًا، فغسل قلبي، ثم حشي ثم أعيد[1]...

(١) حديث صحيح، أخرجه مسلم (١/ ١٠١ ـ ١٠٢) وأحمد (٣/ ١٢١، ١٤٩، ٢٢٨) زاد في آخره: وقال أنس: وكنت أرى أثر ذلك المخيط في صدره. وللحديث شواهد كثيرة، منها عن عتبة بن عبد السلمي عند الدارمي (٨١١) والحاكم (٣/ ٦١٦) صححه ووافقه الذهبي، ومنها عن أبيّ بن كعب عند عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (٥/ ١٣٩) ومنها عن أبي ذر عند ابن جرير في تاريخه (٢/ ٥١ ـ ٥٢).

٥٠

ولو كان الشر إفراز غدة في الجسم ينحسم بانحسامها، أو لو كان الخير مادة يزود بها القلب كما تزود الطائرة بالوقود فتستطيع السمو والتحليق.. لقلنا: إن ظواهر الآثار مقصودة. ولكن أمر الخير والشر أبعد من ذلك، بل البديهي أنه بالناحية الروحية في الإنسان الصق. وإذا اتصل الأمر بالحدود التي يعمل الروح في نطاقها، أو بتعبير آخر عندما ينتهي البحث إلى ضرورة استكشاف الوسائل التي يسيِّر بها الروح هذا الغلاف المنسوج من اللحم والدم، يصبح البحث لا جدوى منه، لأنه فوق الطاقة.

وشيء واحد هو الذي نستطيع استنتاجه من هذه الآثار، أن بشراً ممتازاً كمحمد لا تدعه العناية غرضًا للوساوس الصغيرة التي تناوش غيره من سائر الناس. فإذا كانت للشر "موجات" تملأ الآفاق، وكانت هناك قلوب تسرع إلى التقاطها والتأثر بها فقلوب النبيين ـ يتولى الله لها ـ لا تستقبل هذه التيارات الخبيثة ولا تهتز لها. وبذلك يكون جهد المرسلين في "متابعة الترقي" لا في "مقاومة التدلي" وفي تطهير العامة من المنكر لا في التطهر منه، فقد عافاهم الله من لوثاته.

عن عبدالله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: "ما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن وقرينه من الملائكة. قالوا: وإياك يا رسول الله. قال: وإياي، إلا أن الله أعانني عليه فأسلم، فلا يأمرني إلا بخير"[2].

وفي حديث عائشة، قال لها رسول الله ﷺ: "أغرت؟ قالت: وما لمثلي أن يغار على مثلك! فقال لها رسول الله ﷺ: لقد جاءك شيطانك! قالت: أو معي شيطان؟ قال: ليس أحد إلا ومعه شيطان. قالت: ومعك؟ قال: نعم، ولكن أعانني الله عليه فأسلم"[3]. أي انقاد وأذعن فلا يستطيع أن يهجس بشر.

ولعل أحاديث شق الصدر تشير إلى هذه الحصانات التي أضفاها الله على محمد ﷺ فجعلته من طفولته بنجوة قصية عن مزالق الطبع الإنساني ومفاتن الحياة الأرضية. وقد أورد الخازن في تفسيره القصة الأولى ـ أيام الرضاعة ـ عند تفسيره لقول الله عز وجل:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ...﴾ [الشرح: ١ ـ ٣].

(١) حديث صحيح، أخرجه البخاري (٦/ ٣٣٢) ومسلم (١/ ١٠٣ ـ ١٠٤) والنسائي (١/ ٧٦) من حديث مالك بن صعصعة.

(٢) حديث صحيح أخرجه مسلم في صحيحه (٨/ ١٣٩) عن ابن مسعود.

(٣) حديث صحيح أخرجه مسلم عنها، في الموضع السابق.

علامہ محمد غزالی

مترجم: ابو مسعود اظہر ندوی

سیرت پیغمبر اسلام ﷺ

ترجمہ فقہ السیرۃ

نشریات

٦٠

دیگر اسباب کے ساتھ فطرت سے دوری اور مصنوعی زندگی بھی ہے۔ یہ بات کتنی اچھی تھی کہ اہل مکہ مکرمہ اپنے بچوں کو کھلے وسیع میدانوں میں نشو ونما کے لئے دیہات بھیج دیتے تھے۔ کتنے ماہرین تربیت آرزو کرتے ہیں کہ بچے کی پرورش و پرداخت سب سے پہلے فطرت کی گود ہی میں ہونی چاہیے۔

شق صدر

حضرت محمدؐ بنی سعد میں پانچ برس رہے۔ اس دوران آپؐ کی جسمانی نشو ونما بخوبی ہوئی۔ بچپن کی اس عمر میں توقع نہیں کی جاتی کہ کوئی قابل ذکر واقعہ نمودار ہوگا لیکن صحیح حدیثوں میں ایک واقعہ کا ریکارڈ ملتا ہے، جسے شق صدر (سینہ چاک کرنے) کا واقعہ کہتے ہیں۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرئیل آئے، انہوں نے آپؐ کو پکڑ کر لٹایا اور سینہ چاک کر کے دل نکالا پھر اس سے ایک (علقہ) نکال دیا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا۔ پھر دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر واپس اس کی جگہ رکھ کر سینہ سل کر برابر کر دیا۔ بچے دوڑے ہوئے آپؐ کی ماں (یعنی دائی) کے پاس گئے اور کہا کہ محمدؐ کو قتل کر دیا گیا۔ وہ لوگ جب وہاں پہنچے تو دیکھا آپ کا رنگ زرد تھا (مسلم)

یہ واقعہ جس نے حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر کو خوفزدہ کر دیا تھا، اس وقت ایک بار دہرایا گیا جب حضرت محمدؐ پچاس برس کی عمر پار کر چکے تھے۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے معراج کی رات کے بارے میں بتایا کہ میں حطیم (یا حجر بتایا) میں لیٹا ہوا خواب و بیداری کی حالت میں تھا کہ کوئی آیا اور میرا سینہ چاک کر کے میرا دل نکال لیا پھر سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا پھر میرے دل کو دھو کر بھر دیا گیا پھر اسے اپنی جگہ واپس رکھ دیا گیا۔ (بخاری)

ان روایات سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ حضرت محمدؐ جیسے ممتاز شخص کو عنایت الٰہی ان وسوسوں کا نشانہ بننے کے لئے نہیں چھوڑ سکتی تھی، جو سارے لوگوں کو پیش آیا کرتے ہیں جب لوگوں کے دل وسوسوں کی طرف مائل ہوتے ہیں تو انبیائے کرامؑ کے دل ان سے دور رہتے ہیں۔ اس لئے کہ رسولوں کی جد و جہد برائیوں سے عام لوگوں کو پاک

٦١

کرنے پر متوجہ رہتی ہے، نہ کہ خود اپنے آپ کو پاک کرنے، پر کہ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے ہی سے پاک رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے فرشتوں میں سے ایک ہمہ وقتی ساتھی اور جنوں میں سے ایک ہمہ وقتی ساتھی نہ دیا گیا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: اور آپ یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا میں بھی اس میں شامل ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ جن مسلمان ہو گیا اور صرف بھلائی کی ہدایت کرتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے ان سے فرمایا کیا تمہیں غیرت آ گئی؟ انہوں نے عرض کیا: میرے جیسا آپ جیسے کے بارے میں غیرت میں کیوں نہ پڑے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا شیطان آ گیا ہے انہوں نے عرض کیا: کیا میرے ساتھ کوئی شیطان بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا: اور آپ کے ساتھ؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور وہ اسلام لایا، یعنی مطیع و فرمانبردار ہو گیا، اب برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا (مسلم)

غالباً شق صدر سے متعلق یہ روایتیں اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے آپؐ کو انسانی طبیعت اور زندگی کے فتنوں سے محفوظ رکھنے کے انتظامات فرما دیے تھے۔ سنت میں بہت سے الفاظ اس طرح استعمال ہوئے ہیں جن کو سمجھنے کے لئے حقیقت و مجاز کے اسلوبوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ مثلاً حضرت عائشہؓ کی اس روایت کو لیجئے کہ آپ کی بیگمات میں سے کسی نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون آپ سے سب سے پہلے ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہو گا بیگمات اپنے ہاتھ ناپنے لگیں۔ پھر جب آپؐ کے بعد سب سے پہلے حضرت سودہؓ کا انتقال ہوا، تب سب نے جانا کہ ہاتھ کی لمبائی کا مطلب صدقہ و خیرات کی کثرت تھی۔ حضرت سودہؓ کثرت سے صدقہ دیا کرتی تھیں (بخاری)

دیہات میں کئی خوشگوار برس گذارنے کے بعد آپ مکہ مکرمہ واپس آ گئے، جہاں مشفق ماں شدت سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں اور پروقار دادا آپ میں اس بیٹے کا بدل

الشیخ محمد غزالی کی کتاب **فقہ السیرہ** کے اردو ترجمے میں مترجم بہت ایک علمی خیانت کا ارتکاب کر رکھا ہے۔ واقعہ **شق صدر** میں الشیخ غزالی نے جو کچھ لکھا ہے اس کے ایک حصے کا ترجمہ کیا ہی نہیں ہے اور نہ اس عبارت کا ترجمہ اردو نسخے میں شامل ہے۔ اوپر عربی کتاب کے صفحات اور اردو ترجمہ شدہ کتاب کے صفحات دیے گئے ہیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ مترجم **ابو مسعود اظہر ندوی**، ناشر **ادارہ نشریات** اور اس کتاب کے ڈسٹری بیوٹرز یعنی **کتاب سرائے** اور **فضلی بک سپر مارکیٹ** والے اس کی علی الاعلان وضاحت پیش کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تمام قارئین سے میری گزارش ہے کہ ان اداروں کی کتابوں کو خرید نا بند کر دیں کیونکہ یہ علمی دھوکا دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اگر قارئین کی جانب سے یہ رد عمل سامنے نہ آیا تو یہ خیانت جاری و ساری رہے گی۔ **(سید عدیل شاہ گیلانی)**